Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 03, Issue 01, January-June 2024, PP: 213-228
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v2i2.2427
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

کیرن آرمسٹرانگ کا سیرت رسول ﷺ پر نقطہ نظر, اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ

Karen Armstrong's Perspective on the Prophet's Biography A Review in the Light of Islamic Teachings

Fakhra Tehseen
Associate Professor / Vice principal Govt. Graduate College for Women Haji pura Sialkot.
Fakhrasohail77@ gmail.com

Abstract

Karen Armstrong, a renowned scholar of comparative religion, offers a unique and insightful perspective on the biography of the Prophet Muhammad in her various works. This review critically examines Armstrong's portrayal of the Prophet's life, assessing it through the lens of Islamic teachings. Armstrong emphasizes the Prophet's role as a social reformer, a proponent of justice, and a spiritual leader, depicting him as a figure of compassion and wisdom. She contextualizes his life within the socio-political environment of 7th-century Arabia, highlighting his efforts to address tribal conflicts and social inequalities. Armstrong's approach is notable for its empathetic understanding and attempt to bridge cultural gaps between the West and the Islamic world. She challenges stereotypical representations and offers a nuanced narrative that seeks to humanize the Prophet Muhammad, presenting him as a complex and multifaceted individual. However, this review juxtaposes her interpretations with traditional Islamic sources such as the Quran, Hadith, and classical biographies (Sira) to identify areas of convergence and divergence. Key Islamic teachings underscore the Prophet's mission as one guided by divine revelation, emphasizing his role as the final messenger of God. This perspective sometimes contrasts with Armstrong's more secular and historical analysis. For instance, while Armstrong acknowledges the spiritual dimensions of the Prophet's life, her primary focus on his socio-political achievements might underplay the profound religious significance attributed to him by Muslims.
Furthermore, this review explores how Armstrong's interpretations align with or diverge from key Islamic concepts such as prophethood, revelation, and the moral and ethical framework established by the Prophet. By comparing Armstrong's work with Islamic teachings, this review aims to provide a balanced and comprehensive understanding of the Prophet Muhammad's biography, highlighting the contributions of both Western scholarship and Islamic tradition.

Keywords

Karen Armstrong, Prophet Muhammad, Islamic teachings, biography, comparative religion, socio-political context, revelation, Western scholarship.

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1 موضوع کا تعارف

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تاریخی اور علمی اعتبار سے تحریک استشراق اور مستشرقین کا دائرہ کار اور مقاصد بہت وسیع رہے ہیں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بہت سے مستشرقین نے حصہ لیا جن میں زیادہ مشہور گولڈ زیحز، منٹگمری، نولڈیکے، جوزف شاخت اور والٹر ہیں۔ ان کے عظیم مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد اسلام کے شجر طیبہ کو نقصان پہنچانا تھا انہوں نے اس حقیقت کا ادراک کر لیا تھا کہ اسلام کی بلند و بالا عمارت کے ستون، قرآن پاک، احادیث نبویہ اور سیرت مصطفی ﷺ ہے لہٰذا انہوں نے ہمیشہ اسلام کے ان ہی ستونوں کو گرانے کی بھرپور کوشش کی۔ یہ لوگ علمی غیر جانبداری کے نام پر اسلامی عقائد اللہ کی کتاب اور سیرت رسول ﷺ پر اعتراض کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایک جگہ تھوڑی بات اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی حمایت اور حق میں لکھ کر دوسرے بے شمار مقامات پر غلط، لکھنا تاکہ دنیا غیر جانبداری کہہ سکے۔

اس تحقیقی مقالہ میں میرا موضوع: کیرن ارمسٹرانگ کا سیرت رسول ﷺ پر نقطہ نظر بیان کرنا ہے۔ اسکو غلط اسلام دشمن ثابت کرنا یا کسی کی دل آزاری کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ اس کے اعتراضات جو اس نے نبی کریم ﷺ پر اپنی کتابوں "نبی ﷺ کی سوانح حیات" اور "محمد ﷺ عصر رواں کے پیغمبر" میں کئے ہیں انکا رد کرنا ہے۔

اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ کیرم آر مسٹرانگ عصر حاضر کی اہم سکالر، مستشرقہ، بے شمار کتابوں کی مصنفہ ہیں اس کے علاوہ انکی خدمات کے پیش نظر انکو بہت سے اعزازات سے بھی نوازا گیا کیونکہ انہوں نے اسلام یہودیت اور مسیحت کا ایسا تقابلی مطالعہ کیا جس سے ان مذاہب کے ماننے والوں میں ہم آہنگی اور قربت پیدا ہوئی۔ بالخصوص اسلام اور مغرب میں مصالحت کے لئے اسلام اور پیغمبر اسلام پر قلم اٹھایا۔ مصنفہ نے مشرقی شدت پسندی اور مغرب کے متعصب پسند عناصر کو معتدل راستہ اپنانے کی دعوت بھی دی۔ جنگ و جدل کی بجائے امن و سلامتی اور برداشت کا درس دیا۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت پیغمبر امن بھی قرار دیتی ہیں لیکن ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرت پر بے شمار اعتراض بھی کرتی ہیں اور اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کے لئے کمزور اور موضوع روایات کا سہارا ابھی لیتی ہیں۔ جو بڑے اعتراضات نبی کریم ﷺ پر کئے گے ہیں وہ یہ ہیں: آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ پر اعتراض، آپ ﷺ کو شاعر اور مجنوں کہنا، آپ ﷺ پر جادو کرنے کا الزام، کیفیت وحی کو تسلیم نہ کرنا، نبی کریم ﷺ کا اپنی نبوت کے لئے مشکوک ہونا، پیغمبری نبی ﷺ کو لیلۃ القدر کی رات ملی تھی اس سے پہلے نہیں، رسول ﷺ پر تشدد پسندی کا الزام، مایوسی اور خودکشی تک کا الزام لگایا، حدیبیہ کے میدان میں عہد شکنی کا الزام، آپ ﷺ کی جامعیت اور آفاقیت کا انکار، وحی کی بجائے بحیرہ راہب سے علوم سیکھے، معراج آپ ﷺ نے روحانی نہیں بلکہ وجدان اور داخلی کیفیت کے ساتھ کیا ہے۔ ہجرت

مدینہ میں انصار کے اخلاص و خیر خواہی پر شک کیا بلکہ مستشرقہ نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے زندگی بغیر مقصد اور منزل کے تعین کے بغیر ہی زندگی گزار دی۔(استغفر اللہ)

لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ غیر مسلموں کے سیرت رسول ﷺ پر کام کو چیک کیا جائے غلط بات کو رد کیا جائے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے اعتراضات کا رد کیا جائے تا کہ دین اسلام اور سیرت رسول ﷺ کا روشن اور اصل چہرہ دنیا کو دکھایا جائے۔ آخر میں تجاویز و سفارشات پیش کی جائیں گی تا کہ دنیا سیرت رسول ﷺ سے بہترین طریقے سے مستفید ہو سکے۔ میرا منہج تحقیق بیانیہ، تجزیاتی اور تنقیدی ہو گا۔

2 پس منظر

یورپ میں نشاۃ ثانیہ کی تحریکوں کے نتیجے میں تحقیق و تدوین کے سلسلے کا آغاز ہوا اس تحقیق کے نتیجے میں کئی نایاب کتب منظر عام پر آئیں جن سے لوگ مستفید ہوئے۔ لیکن مستشرقین نے اپنے مخصوص مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے دین اسلام اور خصوصاً سیرت طیبہ ﷺ پر اعتراضات بھی کیے۔ضعیف روایات کا سہارا لے کر مسلمانوں کے درمیان شک و شُبہ پیدا کرنے کی کوشش کی آج کے دور میں بھی بہت سے غیر مسلم مصنفین علمی اور سیاسی میدانوں میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں ان میں اکثر نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر سطحی اعتراضات کر کے نہ صرف اپنی کم علمی بلکہ بہت سی جگھوں پر تعصب پسندی کا ثبوت بھی دیا ہے۔اس تحقیقی مطالعہ میں میرا موضوع بحث کیرن آرم سٹرانگ کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نقطہ نظر کو بیان کرنا ہے اور جہاں اس نے سیرت طیبہ ﷺ پر اعتراضات کیے ہیں ان کا علمی رد کرنا ہے اور میرا مقصد تحقیق اس کو غلط کہنا اسلام دشمن ثابت کرنا نہیں ہے بلکہ دین اسلام کی روشنی میں دنیا کے سامنے اصل حقائق کو منظر عام پر لے کر آنا ہے۔

3 کیرن آرمسٹرانگ کا تعارف اور علمی خدمات

کیرن آرم سٹرانگ ایک عالمی سطح پر معروف مستشرقہ اور مصنفہ ہیں اس کی پیدائش 14 نومبر 1944 کو برطانیہ کے علاقے ویسٹ مڈ لینڈ میں پیدا ہوئیں۔وہ سات برس تک کرسچن کیتھولک ٹن رہی وہاں سے انہوں نے وہاں سے 1960 سے 1970 کا عشرہ گزارا۔ان کے پسندیدہ موضوعات مطالعہ مذہب، فلسفہ، تقابل ادیان ہے بعد میں انہوں نے اپنی آپ بیتی بھی لکھی اس کے بعد بی بی سی چینل فور کے لیے ایک دستاویزی فلم لکھی جس دوران ان کو مذہب سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ کیرن آرم سٹرانگ نے سامی ادیان کا تقابلی مطالعہ بھی پیش کیا تا کہ ان میں ہم آہنگی پیدا کی جائے۔

کیرن آرم سٹرانگ کے بارے میں عمومی تصور یہ پایا جاتا ہے کہ وہ غیر جانبدار ہو کر لکھتی ہیں اگرچہ انہوں نے اپنی کتاب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو" پیغمبر امن" کے طور پر پیش کیا ہے لیکن اصل مصادر تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ سیرت طیبہ ﷺ پر علمی غلطیاں اور اعتراضات بھی کرتی رہیں ان کی تصانیف کی تعداد 30 سے زیادہ ہے ان کی مشہور کتب کے نام درج ذیل ہیں:

1 Trough the narrow gate ,1982
2 A history of God (1993)
3 Jerusalem one city three faith (1996)
4 Islam a shorty history (2000)
5 The battle for God
6 Muhammad A prophet for our time (2006)
7 BUDDHA 2003
8 The case for God
9 A letter to Pakistan 2011

اس کی کتابوں کا 45 سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ ان کو بے شمار ایوارڈ اور اعتراضات سے نوازا گیا 2004 میں کیرن کو" freedom of worship" کا اعزاز دیا گیا۔

2013 میں کیرن آرم سٹرانگ کو برطانوی اکیڈمی کی طرف سے " transcultural understanding" کا اعزاز دیا گیا۔ نیویارک اوپن سینٹر نے 2004 میں کیرن کو مذہبی روایات اور خدا سے گہرا تعلق اور ادراک رکھنے والی شخصیت قرار دیا گیا ان کے پسندیدہ موضوعات مطالعہ مذہب ،فلسفہ، تقابل ادیان ،مذہب اور اخلاقیت ہیں۔ ان کے کام کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اسلام کو مغرب کی نظر سے دیکھا ہے یا پھر اسلام کو مغرب کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

4 منہج تحقیق

کیرن کا طریقہ تحقیق یہ ہے کہ وہ دل میں اسلام دشمنی رکھتی ہیں لہذا بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر محض تخیل کی بنیاد پر الزام لگا دیتی ہیں حالانکہ بغیر تحقیق کے تحقیق کرنا ناقابل قبول ہے وہ دوغلے پن کا شکار ہیں کمزور روایات کا سہارا لے کر مسلمانوں کو شک و شبہ میں مبتلا کر دیتی ہیں اسلامی تعلیمات کی اصل روح سے لاعلم ہیں انہیں تحقیق کے اصولوں کا علم نہیں ہے بہت علمی اغلاط کرتی ہیں سیرت نگاری کے اصولوں سے نہ بلد ہیں کیرن کی تحقیق دراصل الزام تراشی ہے۔

5 سیرت النبی ﷺ کے بارے میں نقطہ نظر اور اس کا رد

کیرم آرم سٹرانگ کے کام اور شخصیت کے بارے میں دو طرح کے نقطہ نظر پائے جاتے ہیں بعض لوگ اس کے نقاد ہیں اور بعض اس کی تعریف بھی کرتے ہیں اور قدردان بھی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس کے کام کا مطالعہ کیا جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ پہلے اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں تعریفانہ کلمات ادا کرتی ہیں تاکہ مسلمان اسے پسند کریں پھر ایسے کلمات ادا کرتی ہیں جس سے ایک عام مسلمان شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتا ہے کیرن آرم سٹرانگ نے اپنی ایک کتاب میں اسلام دشمنی کا ثبوت یوں دیا ہے ۔

اپنی کتاب "Muhammad, the enenmy" میں ایک باب کا نام رکھ دیا ہے اس کتاب میں لکھتی ہیں میں اسلام کے بے عیب ہونے کا دعوی نہیں کرتی ۔دنیا کے تمام مذاہب انسانی ادارے ہیں اور ان سے غلطیوں کا ارتکاب ہوا ہے بعض اوقات تمام مذاہب نے ناکافی اور گھناؤنے طریقے سے اپنے نظریات کا پرچار کیا ہے ایک جگہ پر اپنی کم علمی کا اعتراف یوں کرتی ہیں:

I am not expert on religious matter.[1]

5.1 نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا اعتراض

کیرن" پیغمبر امن" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقام کا کس طرح انکار کر رہی ہیں ۔

"مکہ میں لوگ آپ کو اور ان پیغمبروں کو بھی جانتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے آئے تھے جن کو معجزات دیے گئے تھے وہ لوگ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ عرب کے لوگوں نے آپ ﷺ کو جوان ہوتے دیکھا تھا آپ ﷺ کو بازاروں میں سرگرداں اور باقی لوگوں کی طرح کھاتے پیتے دیکھا تھا ۔[2]

اس چیز کا مقصد لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کے بارے میں شک و شبہ پیدا کرنا حالانکہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں ہر شخص آگاہ ہے ۔ جو خصائص تمام انبیاء کو دیے گئے وہ تمام فضائل اور کلمات آپ ﷺ کی ذات میں رکھ دیے گئے ہیں۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضاداری　　　آنچہ خوباں ہم دارند تو تنہاداری

قرآن میں ہے کہ:

لا نفرق بین احد من رسولہ[3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقام و مرتبہ کے بارے میں مولانا نور بخش بیان کرتے ہیں:

آپ ﷺ کی ذات اگر نہ ہوتی تو ہر گز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی آپ ﷺ کی وجہ سے چاند کو روشنی ملی اور سورج آپ ﷺ ہی کے نور سے چمک رہا ہے آپ ﷺ کی وجہ سے حضرت آدم ؑ کی غلطی معاف ہوئی آپ ﷺ ہی کے وسیلے سے خلیل نے دعا مانگی تو آپ ﷺ کے روشن نور سے ان پر آگ ٹھنڈی ہوئی ایوبؑ نے مصیبت کے وقت اللہ کو پکارا اللہ نے ان کی مصیبت کو دور کیا مسیح آپ ﷺ کی ہی بشارت اور آپ ﷺ ہی کی صفات حسنہ کی خبر دینے آئے۔ حضرت موسی علیہ السلام آپ ﷺ کا وسیلہ پکڑنے والے اور قیامت کے دن انبیاء اور مخلوقات میں ہر مخلوق اور ہر شے آپ کے جھنڈے تلے ہوگی ۔4

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں :

اللہ کے تمام رسول نفس رسالت میں اور سب انبیاء نفس نبوت میں برابر ہیں لیکن فضیلت کرامت میں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں کسی ایک میں فضیلت حاصل ہے تو کسی کو دوسرے میں لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات اور وہ واحد ذات ہے جس میں تمام اوصاف شامل ہیں ۔اللہ نے آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا بے شمار معجزہ عطا کیے آپ ﷺ کو ختم نبوت کے منصب پر فائز کیا گیا جو کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔5

مغربی مفکر ولیم میور"life of Muhammad" میں لکھتا ہے کوئی شخص یہاں محمد ﷺ کی سیرت کے متعلق نہ خود کو دھوکہ دے سکتا ہے اور نہ دوسرے کو ۔یہاں دن کو پوری روشنی ہے ۔

5.2 وحی کے بارے میں نقطہ نظر

کیرن بھی دیگر مستشرقین والا ہی نقطہ نظر رکھتی ہیں آپ ﷺ پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ ﷺ کو مرگی کی بیماری تھی آپ ﷺ کے منہ سے بے ہوشی کی حالت میں جو الفاظ نکلتے تھے اس کو وحی کہتے ہیں۔

پہلی وحی کے بارے میں اس کے خیالات ایسے ہیں کہ کوئی پیغمبر نہیں بلکہ کوئی جن لے کر آیا تھا کیرن لکھتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے اس تجربے کو بیان کرنا تقریبا ناممکن پایا جب آپ ﷺ پہاڑی سے اترے اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے تو آپ ﷺ کو ایسے محسوس ہوا کہ ایک ہیبت ناک ہستی جن

اس غار میں گھس آئی ہے جب آپ ﷺ سو رہے تھے اس ہستی نے جب آپ ﷺ کو پکڑا تو آپ ﷺ کو محسوس ہوا کہ کسی خوفناک جن نے آپ ﷺ پر حملہ کر دیا ہے۔6

کیرن وحی کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی ہیں آپ ﷺ نے وحی کی بجائے علوم بحیرہ راہب سے سیکھے تھے حالانکہ وحی کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ:

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا [7]

ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسے ہم نے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد آئے، اور ہم نے وحی بھیجی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر، اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلاَّ وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاء حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولاً فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاء إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ[8]

اور کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ اُس سے (رُوبرو) بات کرے، سوائے اس کے کہ وہ وحی کے ذریعے ہو، یا کسی پردے کے پیچھے سے، یا پھر وہ کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیج دے، اور وہ اُس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کا پیغام پہنچادے۔ یقیناوہ بہت اُونچی شان والا، بڑی حکمت کا مالک ہے۔

اس کے علاوہ مصنفہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے یہود و نصاری کے ساتھ تعلقات بہت اچھے تھے آپ ﷺ نے کافی کچھ ان سے سیکھا ہے کہتی ہیں:

Many jews were friendly and Muhammad probadly learned a great deal.[9]

مصنفہ کا یہ کہنا قرآن کی اس آیت کی مخالفت کرنا ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى [10]

اے ایمان والو یہود و نصاری کو اپنا دوست مت بناؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے ساتھ معاہدات کیے لیکن قلبی میلان نہیں رکھا آپ ﷺ نے ان کے قبائل کو جلا وطن کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا معلم تو خود خدا ہے جس نے اس کو قران کی تعلیم دی ۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ[11]

رحمن نے ہی قرآن سکھایا۔

5.3 بے یقینی مایوسی اور خود کشی کا الزام

کیرن آرم سٹرانگ آپ ﷺ کے بارے میں نازیباالفاظ بھی استعمال کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مایوس پیغمبر کے خطاب سے بھی نوازتی ہے کہ پہلی وحی کے بعد آپ ﷺ مایوس ہو گئے خصوصاً فطرۃ الوحی کو آپ ﷺ کی مایوسی کا زمانہ قرار دیتی ہے۔ غار حرا کی کیفیت کے سلسلے میں غلط اور رومانس پر مبنی جملے لکھتی ہیں کہ:

آپ ﷺ جب غار حرا سے اترے تو کانپ رہے تھے آ ﷺ پ نے حضرت خدیجہؓ کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا مجھے چادر دو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔[12]

وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو دوسروں کو مایوسی سے بچنے کا حکم دیتے ہیں اللہ کی وسیع رحمت کا تذکرہ کرتے ہیں لا تقنطعوامن رحمۃ اللہ اس کی زبان پر رہتا ہے وہ خود کیوں کر مایوس ہو سکتا ہے۔

جہاں تک کیرن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت خدیجہؓ کے بارے میں الفاظ استعمال کیے ہیں وہ مناسب نہیں وہ دونوں میاں بیوی ہیں اور مشکل کے وقت اگر بیوی خاوند کا ساتھ نہیں دے گی تو کون دے گا؟ اگر کامیاب مرد کے پیچھے کسی عورت کا ہاتھ ہے تو مشکلات کے گرداب سے مرد کو نکالنے میں عورت کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ فریضہ حضرت خدیجہؓ نے خوب نبھایا تھا۔

کیرن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر خود کشی کا بھی الزام لگایا کہ آپ ﷺ حالات سے اس قدر مایوس ہو گے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرانے کی کوشش کی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ساری زندگی صبر اور برداشت پر مبنی تھی وہ کسی بات کے لیے اپنی زندگی کیسے ختم کر سکتے تھے۔

کیرن کے نزدیک حضرت خدیجہؓ کو تو نبوت کا یقین تھا لیکن نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کا علم نہ تھا یہ کیسے ممکن ہے کہ جس پر وحی نازل ہو رہی ہو اس کو علم ہی نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے جس طرح امتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نبی کی نبوت پر یقین کامل رکھے اسی طرح نبی کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی نبوت پر ایمان لے آئے۔ جب تک نبی کا اپنی نبوت پر یقین پختہ نہیں ہو گا تب تک کیسے اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دے سکتا ہے۔[13]

قران پاک میں ہے کہ:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ[14]

رسول نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمانوں نے بھی مان لیا۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا [15]

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے ہر ایک دین پر غالب کرے، اور اللہ کی شہادت کافی ہے۔

5.4 عہد شکنی اور لوٹ کھسوٹ کا الزام

مصنفہ سریوں اور غزوات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:

تمام حملوں کے پیچھے مسلمانوں کا مقصد مال غصب کرنا تھا۔16

یہ بھی سراسر غلط ہے اگر یہی مقصد ہوتا تو مسلمان مکہ سے ہی باہر نہ نکلتے جہاں ان کے گھر بار مال مویشی اور تجارت تھی مسلمانوں کا مقصد اطاعت رسول ﷺ تھا اور دین کی سربلندی تھا کیونکہ یہود کو مشرکین کی طرف سے خطوط مل رہے تھے کہ ان کو باہر نکال دو ورنہ ہمارے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ یہ دستے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ اس لیے بھیجے تھے کہ مدینہ کی جغرافیہ کی حالت کا پتہ چل سکے دوسرا یہ بتانا مقصود تھا کہ تم نے مسلمانوں کی زمین اور کاروبار ہتھیا لیے ہیں مسلمان غافل نہیں ہیں اور جنگیں اور غزوات مسلمانوں کی بقاء اور سالمیت اور دین اسلام کو پھیلانے کے لیے تھیں اور ساری مدافعتی تھی۔

پھر مستشرقہ مزید لکھتی ہیں کہ:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک خطرناک راہ پر نکل کھڑے ہوئے تھے وہ ایک نہایت مسترد معاشرے میں زندگی گزار رہے تھے آ ﷺ پ کی نظر میں یہ جملے محض حصول آمدنی کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ قریش کے ساتھ جھگڑا چکانے کا طریقہ بھی تھا۔17

مزید لکھتی ہیں:

Muhammad was not a pacifist.[18]

کیرن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عہد شکنی کا الزام لگاتی ہے اور لکھتی ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معاہدہ کو توڑا تھا اور کچھ قبائل کو مدینہ سے بے دخل کر دیا تھا یہی اعتراض منٹگمری بھی کرتا نظر آتا ہے وہ اپنی کتاب Muhammad at medina میں لکھتا ہے کہ:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کفار مکہ کے ساتھ کیے جانے والے حدیبیہ کے معاہدے کو توڑا اور یہودیوں سے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معاہدے کیے تھے ان کو توڑنے کی ذمہ داری بھی آپ ﷺ کی ہے۔19

یہودیوں کے قبائل کو مدینہ سے نکالا تھا انہوں نے عہد شکنی کی تھی اسلام ایک پرامن مذہب ہے یہ تلوار سے نہیں مسلمانوں کے حسن کردار سے پھیلا ہے قران پاک میں ہے کہ:

وَقَاتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ [20]

اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ [21]

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں۔

اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقصد لوٹ کھسوٹ ہوتا تو آپ ﷺ صحابہؓ کو عورتوں بچوں اور بوڑھوں پر ظلم کرنے سے منع نہ کرتے دین اسلام میں جنگ کا مقصد فتنہ فساد کو ختم کرنا ہے۔

5.5 تاریخ کے بارے میں نقطہ نظر

مصنفہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کی تاریخ سے انکار کرتی ہیں اس کے نزدیک آپ ﷺ کی پیدائش، بچپن، جوانی کے واقعات صرف علامتی ہیں تاریخی ہی نہیں ہیں یہ غلط ہے حقائق اس کے برعکس ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات عالم ارواح سے محفوظ ہیں خود قران پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ-قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا-قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ[22]

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور

اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا ہر گوشہ محفوظ رکھا جن جانوروں اور بکریوں تک کا دودھ پیا اس کو بھی تاریخ نے محفوظ رکھا اللہ تعالی نے قران پاک کے ساتھ سیرت طیبہ اور احادیث نبوی ﷺ کو بھی محفوظ فرمایا اور خود قران میں فرمایا کہ :

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [23]

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

چنانچہ نعیم صدیقی اپنی کتاب محسن انسانیت میں رقم طراز ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت ایک فرد کی سیرت نہیں بلکہ ایک تاریخی طاقت کی داستان ہے جو ایک انسانی پیکر میں جلوہ گر ہوئیں وہ زندگی سے کٹے کئی درویش کی سرگزشت نہیں جو کنارے پر بیٹھ کر محض اپنی انفرادی تعمیر میں مصروف ہو بلکہ وہ ایک ایسی ہستی کی آپ بیتی ہے جو اجتماعی تحریک کی روح رواں تھی وہ محض انسان کی نہیں بلکہ انسان ساز کی داستان ہے وہ بہتا ہوا دریا ہے جس میں حرکت ہے ،روانی ہے ،موتی ہے، سیپیاں ہیں جس کے پانی سے مردہ کھیتوں کو مسلسل زندگی مل رہی ہے۔

ازدواج مطہرات اور پردہ

مصنفہ چیزوں کے لغوی معنی مراد لیتی ہیں شرعی نہیں اور بعض چیزوں کی غلط تفسیر کرتی ہیں جیسا کہ مصنفہ آیات پردہ کے بارے میں لکھتی ہیں کہ وہ ان کی ازواج مطہرات کے لیے تھا عام خواتین کے لیے نہیں تھا۔

These directives did not apply to all muslims women but only to Muhammad wifes.[24]

قران پاک میں ہے کہ:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ [25]

اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے مونہوں پر نقاب ڈالا کریں، یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں پھر نہ ستائی جائیں۔

5.6 آفاقیت سے انکار

مصنفہ کا خیال ہے دین اسلام اور تعلیمات نبوی ﷺ کی حیثیت عمومی تھی آفاقی نہیں لکھتی ہیں :

Its laws wer designed for small community.[26]

حالانکہ قران کہتا ہے کہ:

وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ [27]

اور ہم نے آپ کو جو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لیے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ایک جگہ رقم طراز ہیں:

Some Muslim fundamentalist have based their militant ideology on the life of Muhammad.[28]

لکھتی ہیں عسکریت پسندانہ آئیڈیالوجی کی بنیاد کچھ قدامت پسندوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی پر رکھی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کا تعلق نبی ﷺ کی ذات سے نہیں تو غلط ہے قران پاک میں جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر 400 سے زائد مرتبہ آیا ہے آپ ﷺ نے 27 غزوات میں شرکت کی اور 47 سرایا کا ذکر سیرت کی کتابوں سے ملتا ہے۔ اس چیز کا مقصد اسلام کی آفاقیت تھا جس کی کتاب ذکر للعالمین ہے جس کا رسول رحمت للعالمین ﷺ ہے وہاں آفاقیت سے انکار بنتا نہیں ہے ۔

5.7 واقعہ معراج پر اعتراض

مصنفہ تحریر کرتی ہیں کہ قران مجید میں اس روایت کے متعلق زیادہ تفصیل نہیں ہے آپ ﷺ نے صرف خدا کی نشانیاں اور علامات دیکھیں کیرن کے نزدیک آپ ﷺ نے داخلی کیفیت اور وجدان سے معراج حاصل کی جو کہ سرا سر غلط ہے کیونکہ روحانی پر تو کوئی جھگڑا نہیں تھا جھگڑا جسمانی پرواز کے ساتھ آپ ﷺ کیسے ساتوں اسمانوں کی سیر راتوں رات کر کے واپس آ گئے۔

حضرت ابو بکر ؓ کو صدیق کا لقب بھی اسی موقع پر ملا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم آپ ﷺ کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے آسمان سے زمین تک یادن رات کی چند گھڑیوں میں وحی آسکتی ہے تو آپ ﷺ چند گھڑیوں میں آسمانوں پر بھی جا سکتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مسجد اقصی کے دروازوں اور کھڑکیوں وغیرہ کی تعداد بتانا

ظاہر کر رہا ہے کہ مشاہدہ جسمانی تھا روح کی پرواز کے لیے سواری کی ضرورت نہیں ہے ایک عام انسان بھی بغیر سواری کے آسمان تک پہنچ جاتا ہے۔

قران پاک میں ہے کہ:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیَاتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ [29]

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تا کہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

مولانا نعیم صدیقی محسن انسانیت میں لکھتے ہیں :

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی ایک بین الانسانی مشن کی داستان ہے وہ قرآن کے ابدی اصولوں کی تفسیر ہے جسے عمل کی زبان سے مرتب کیا گیا وہ اس مقدس پیغام کی تکمیل ہے جس کی مشعل حضرت آدمؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور جو جملہ انبیاء نے اپنے اپنے دور میں روشن کی۔[30]

5.8 مفکرین کی آراء

مشہور جرمن استاد گوئٹے کہتا ہے کہ:

اگر اسلام یہی ہے تو ہم سب مسلمان ہیں بے شک محمد ﷺ کالایا ہوا دین اخلاص نیت کے ساتھ ہمدردی اور معاشرے کے لیے اعلیٰ ترین اخلاقی ہدایت ہے اسلام کبھی ناکام نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی تعلیم انسان کو ان بلندیوں تک پہنچا سکتی ہے جو انسانی تصور سے بالاتر ہے۔

مائیکل ایچ ہارٹ لکھتا ہے کہ:

تاریخ انسانی کے سو عظیم اور عبقری انسانوں میں سب سے پہلے نمبر پر میں نے محمد ﷺ کو رکھا ہے ہو سکتا ہے کہ میرا یہ انتخاب لوگوں کو کچھ عجیب محسوس ہو لیکن حقیقت یہی ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں وہ تنہا شخص ہیں جو دین دنیا دونوں سطحوں پر مکمل کامیاب و کامرانی سے ہمکنار ہوئے ۔

(Raking of the most influential pessons in history)

6 تجاویز و سفارشات

اسلام انسانیت کے لیے اللہ کا آخری مکمل اور پسندیدہ دین ہے اس طرح آپ ﷺ کی حیات مبارکہ رہتی دنیا کے لیے عملی نمونہ ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ31

- عصرِحاضر میں دین اسلام کی تعلیمات اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تبلیغ کے ذریعے بچوں کے نصاب میں اور ان کی زندگیوں میں نافذ کیا جائے تاکہ لوگ اس بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کر سکیں تاکہ مستشرقین کے فریب میں نہ ا سکیں۔
- مستشرقین جو اسلام میں غلط معلومات دے رہے ہیں یا اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺاور سیرت رسول ﷺ پر اعتراض کر رہے ہیں ان پر مزید تحقیق کرنے کے لیے مسلم مفکرین اور علماء اور محدثین کو مقرر کیا جائے تاکہ اچھے برے اور کھوٹے کھرے میں فرق کر سکیں۔
- آج کل الیکٹرانک میڈیا کے دور میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کرنےوالوں پر سختی سے پابندی لگائی جائے بلکہ علمی سطح پر ایسا قانون پاس کیا جائے جس میں کسی مذہب کے پیغمبر یا لیڈر کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر تحقیق و تدریس کو مزید بہتر بنایا جائے اور ایسے ریسرچ سینٹر قائم کیے جائیں جن میں جدید طرز انٹرنیٹ اور بنیادی کتب کو استعمال میں لاتے ہوئے تحقیق کی جائے ۔
- ہماری نئی نسل کو چاہیے وہ بھی مستشرقین کی مقدس کتابوں موروثی علوم اور تبدیل شدہ شریعت کو اسی معیار پر پرکھنے کی کوشش کریں تو پھر ان کے پاس اعتراض کرنے کو کیا رہ جائے گا۔ہماری نسل بھی اہل مغرب کے معیار نقد کو استعمال کرے ان کی تہذیب و عقائد کو اسی اسلوب میں پیش کرے جس میں انہوں نے پیش کیا ان کا خود ساختہ طریقہ کار خود ان پر آ جائے گا شاید انہیں ندامت ہو آج ہمیں علم اور تاریخ کے مصادر کو سمجھنے کے لیے مغرب کے علوم کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے مصادر ہمارے ہی علمی خزانے کا سرقہ ہے۔

7 حرف آخر

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے شعور کی دینی چنگاریاں اور شخصی آزادی کو دوبارہ زندہ کریں ایک طرف ہم ان گمراہ کردہ مستشرکین سے تنگ ہیں اور دوسری طرف انصاف پسند مصنفین کو داد تحسین بھی دیتے ہیں جنہوں نے ہماری قدیم علمی کتابوں کی خدمت میں زندگیاں لگا دی علم کسی شخص کی جاگیر نہیں ہے اسلام پورے عالم کا دین ہے اس کے لیے

ممکن نہیں ہے کہ اس کے سمجھنے میں کوئی قوم دوسری قوم پر فوقیت رکھتی ہو اوردوسری عاجز ہو جو جس قدر چاہے اس بحر بیکر اں سے اپنی پیاس بجھا سکتا ہے مگر ضروری ہے کہ اہل علم کی صفات اس کی شخصیت میں جلوہ گر ہوں یہ صفات انسان کی پہلی منزل پر عدل و انصاف، اخلاص اور اعتراف حق کا سبق دیتی ہیں۔

حوالہ جات

[1] Armstrong, Keren Paighmber islam ki suane-Hyyat ,tram naeem ullah malik, nashriyat Lahore, 2018, p:31

[2] Armstrong, Keren Paighmber Aman tran, yasir jawad (ngarshat publisher, 2001)p:39

[3] البقرہ،۲:۲۸۵

Al Baqarah 2\285

4 نور بخش توکلی، علامہ، سیرت رسول عربی ﷺ، ناشر شبیر برادرز لاہور، ص:۱۹

Noor bakhsh tawakli,allama,seerat rasool(s.a.w),nashir shabir brother's Lahore:19

5 الازہری، پیر کرم شاہ، ضیا النبی ﷺ، ضیا القرآن پبلشرز، سن اشاعت، ۱۹۹۵، ج،۱، ص:۱۹۳

Al azhari, peer karam shah, zia al Nabi (S.A.W),zia al quran publishers,1995,1\193

[6] Paighamber Aman, tran yasir jawad p:1

7 النسا،۴:۱۴۳

Al Nisa,4\143

8 الشوریٰ،۴۲:۵۱

Al Shura,42\51

[9] Keran Armstrong Muhammad; a Prophet for our time p:76

10 الشوری،۴۲:۵۱

Al Shura,42\51

11 الرحمن،۵۵:۱

Ar Rahman,55\1

[12] Paighamber Aman, Keran, tra- yasir jawad p:30-31

13 محمد اسماعیل، استشراقی فریب، اسلامک ریسرچ سوسائٹی کراچی ۲۰۰۹، ص:۵۶

Muhammad ismail,istashraqi fareb,aslamic research society Karachi,2009:56

14 البقرہ،۲:۲۸۵

Al Baqarah,2\285

15 الفتح،۴۸:۲۸

Al fath,48:28

[16] Karen Aramstrong Muhammad a prophet for our time,p:93

[17] Paighamber aman, Karen, tram yasibjaid p:93

[18] Muhammad a prophet for our time,Karen, p:137

[19] Muhammad at medina watl Montgomery londin:clarendom press 1950,p:23

20 البقرہ،۲:۱۹۰

Al Baqarah,2\190

21 البقرہ،۲:۱۹۳

Al Baqarah,2\193

22 آل عمران،۳:۸۲

Aal e Imran,3\82

23 الحجر،۱۵:۹

[24] Keran Armstrong, Muhammad a Prophet for our time, p:109

25 الاحزاب،۳۳:۵۹

Al Ahzab,33\59

[26] Keran Armstrong, Muhammad a Prophet for our time (new york harper collims 2006)p:10

27 سبا،۳۴:۲۸

Saba,34\28

[28] Keran Armstrong, Muhammad a Prophet for our time (new york harper collims 2006)p:10

29 بنی اسرائیل،۱۷:۱

Bani isra'il,17\1

30 نعیم صدیقی، محسن انسانیت، ص:۶۶

Naeem Sadique,muhsin e insaniyat:22

31 الاحزاب،۳۳:۲۱

Al Ahzab,33\21